تحفظ شریعت

خطبہ ماہِ اکتوبر ۲۰۱۸ء، مطابق: محرم/ صفر ۱۴۴۰ھ

منجانب: ....تمام مکاتب فکر کی مشترکہ تنظیم.................آل انڈیا امامس کونسل

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم، أما بعد! فأعوذ بالله من الشیطان الرجیم، بسم الله الرحمن الرحیم.

"ثُمَّ جَعَلْنَاکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ". (سورۂ جاثیہ:۱۸)

معزز سامعین کرام!

آج ہماری گفتگو کا موضوع ہے"تحفظ شریعت"۔"شریعۃ" کے معنی ہیں:"**الطریقة المستقیمة الواضحة**" یعنی"وہ سیدھا راستہ جو بالکل واضح ہو"۔اور اصطلاح میں"شریعت" کے معنی ہیں:"بندوں کے لیے زندگی گذارنے کا وہ طریقہ جو اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا ہے اور بندوں کو اس پر چلنے کا حکم دیا ہے"۔(جیسے نماز، روزہ، حج، زکاۃ اور جملہ اعمال صالحہ)۔"**و أن الشریعة فی الاسلام: هي انتظام شؤون الحیاة ، و تصریف مصالح الناس، و إقامة العدل بینهم**"۔(مقاصد الشریعۃ)

اسلام میں شریعت کا مطلب ہے:"احوالِ زندگی کا مرتب حل، انسانی مصالح کے حصول کا طریقہ اور انسانوں کے درمیان عدل کے قیام کا نظام"۔اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے:

"ثُمَّ جَعَلْنَاکَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ". **〈جاثیه : ۱۸〉**

یعنی ہم نے آپ کو دین کے صاف ستھرے اور واضح راستے پر گامزن کیا ہے؛ تاکہ اسی طریقہ پر چلیں اور ان لوگوں کے طریقہ پر نہ چلیں جو شریعت کو نہیں جانتے ہیں۔

۱۔ آج کل ہماری زندگی شرعی احکام کے مطابق گزر رہی ہے کیا؟۔

۲۔ اگر نہیں تو اس کی وجہ کیا ہے؟۔

اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلنے کا ہم نے خود اقرار کیا ہے کہ اللہ سے بڑا کوئی نہیں ہے۔"ألست بربکم؟، قالوا: بلیٰ". ہم نے اس بات کا بھی اقرار کیا ہے کہ:" **لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه**"۔کہ قانون صرف اللہ کا رہے گا اور طریقۂ عمل صرف محمد رسول اللہ کا ہی قابل قبول ہے۔

لیکن آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہماری زندگی سے شریعت کے احکام کس طرح نکل چکے ہیں۔ذیل میں اس کی چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

۱)۔شادی بیاہ:

شادی ایک اسلامی نظام حیات میں نسل انسانی کی افزائش اور خاندانی و معاشرتی نظم ونسق کا بہترین اور آسان طریقہ ہے۔اس میں کم خرچ اور سادگی اسلام کا راستہ ہے؛ لیکن جب ہمارے گھر میں کوئی شادی ہوتی ہے تو اس میں اپنی من مانی کرتے ہیں۔اپنی جھوٹی شان کو بڑھانے کے لیے شادی میں فضول خرچی کرنے سے گریز کرتے ہیں؛ حالانکہ فضول خرچی کرنا شیطانی عمل ہے۔

"اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْنَ".()

کیا یہی قانونِ الٰہی اور طریقۂ رسول پر زندگی گزارنے کا مطلب ہے؟۔

۲)۔تجارت:

''تجارت اور کاروبار'' انسانی زندگی کی جزوِلاینفک ضرورت ہے۔ یہ برکت کا باعث اور سماجی ترقی کا راستہ ہے۔اس کا صحیح طریقہ امانت داری اور دیانت داری سے متصف ہے؛ لیکن آج ہم نے تجارت کو دین سے الگ سمجھ لیا ہے۔اس کو دنیا سمجھ کر اپنی مرضی سے چلانے کے لیے من مانی کرنا شروع کردیا ہے؛ حالانکہ دنیا اور دین الگ الگ نہیں ہے۔ دنیا کو'' قانونِ الٰہی'' کے مطابق گزارنا ہی'' دین'' ہے،یعنی دین و دنیا دونوں ایک ہی چیز ہیں الگ الگ نہیں۔

آدمی دنیا میں شریعت پر عمل کر کے ہی دین دار بن سکتا ہے۔اگر کوئی دین پر عمل نہیں کرتا ہے تو وہ بے دین ہے۔ دین پر عمل کرنے کی جگہ دنیا ہی ہے نہ کے آسمان۔ ہم تجارت کو دنیا سمجھ رکھا ہے اس لیے اس میں طرح طرح کے غلط کام کرتے ہیں۔ جھوٹ، دھوکا، فریب، وعدہ خلافی وغیرہ کے ذریعہ تجارت کرنے کو جائز اور قابل نفع سمجھتے ہیں؛ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کے اندر اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی احادیث کے اندر تجارت میں جھوٹ، دھوکا اور فریب دینے اور عدہ خلافی کرنے کو سختی سے منع کیا ہے اور حدیث میں تو واضح طور پر کہا گیا ہے کہ جھوٹ بول کر تجارت کرنے سے تجارت کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔

"الیمین الکاذبة منفقة للسلعة وممحقة للکسب" (السنن الکبری)۔

جھوٹی قسم سے مال فروخت تو ہو جاتا ہے مگر اس سے کمائی میں نقصان ہی ہوتا ہے۔

''من غشنا فلیس منا" (مسلم) دھوکہ دینے والا مسلمان نہیں رہتا۔

۳)اخلاق و کردار:

ایک انسان کا دوسرے انسانوں کے ساتھ باہمی ربط کو خلق کہتے ہیں۔اسلام نے اس ربط باہمی کو بہترین سانچے میں ڈھالا ہے۔اس میں ایسا جادوئی اثر رکھا ہے کہ جس کا بھی اس سے سابقہ پڑا اس سے متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکا۔لیکن آج کل ہمارے اخلاق میں حد درجہ گراوٹ آچکا ہے کہ اپنوں سے ملنے کے وقت ہنسی خوشی اور پرائے سے ملنے کے وقت ناک چڑھانا۔دوستوں سے ملنے کے وقت چہرہ پر مسرت اور والدین سے ملنے کے وقت غصہ اور ناراضگی۔جبکہ اللہ تعالیٰ نے والدین کا مقام سب سے بلند بنایا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کو ضروری قرار دیا ہے۔اسی طرح پڑوسیوں کا آپس میں لڑائی جھگڑا، ساس بہو کے اندر گھریلوں تشدد، بھائی بھائی میں اپنے حقوق اور معمولی معمولی باتوں کو لے کر لڑائی وغیرہ اور پھر باہمی مقدموں کو پولیس کے پاس لیجانا اور سالوں سال مقدمہ کی کارروائی چلتے رہنا جس میں فریقین کی جائداد اور سب کچھ بک جانا اور برباد ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔

کیا اسلامی اخلاق کے یہی مظاہر و نتائج ہیں؟۔

مسائل اور شریعت:

ہماری زندگی کے ہر ایک مسائل کا حل شریعت میں موجود ہے۔ چاہے وہ عبادات ہوں، معاشرت ہوں، اخلاقیات ہوں یا پھر معیشت ہوں۔ الغرض ہر ایک مسئلہ کا حل قرآن، احادیث اور تاریخ اسلام میں موجود ہے۔لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ان مسائل کا حل ان ذرائع سے تلاش نہیں کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے ان ذرائع کے ساتھ ہمارا رشتہ نہ کے برابر رہ گیا ہے۔اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے کہ ایک طرف ہم شریعت اسلامیہ سے کوسوں دور ہو چکے ہیں اور دوسری طرف ہماری اسی دوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے دشمنان اسلام نے ہماری شریعت پر دخل اندازی کا گھنونا کھیل کھیلنا شروع کیا ہے۔

شریعت اسلامیہ کے خلاف سازشیں:

آج ہمارے ملک میں شریعت اسلامیہ کے بارے میں جھوٹی اور غلط سازشیں پھیلائی جا رہی ہیں۔ اسلامی قوانین کو بدلنے کی ناپاک کوششیں ہو رہی ہیں۔ مثال کے طور پر:

۱۔ طلاق ثلاثہ مخالف بل یا قانون۔

۲۔ اسلامی شناختوں کو مٹانے کی کوشش۔

۳۔ مسلم پرسنل لا کو ختم کرنے کی کوشش۔

۴۔ مدارس اسلامیہ کو کمزور اور ختم کرنے کی کوشش۔

۵۔ مسلمانوں کے بارے میں نئی سوچ پیدا کرنے کی کوشش۔ جیسے سنی اور سلفی مسلم کی تفریق۔ نرم پسند اور شدت پسند مسلم کی تقسیم۔

کیا اس کی شریعت میں یا ہندستان کے آئین میں اجازت ہے؟ نہیں تو پھر قانونی کاروائی کرنے کے لیے ہم کیوں تیار نہیں ہیں؟

یہ سازشیں کوئی نئی سازشیں نہیں:

دور حاضر میں جس طرح شریعت کے بارے میں سازش اور پروپیگنڈہ کر کے طرح طرح کے مسائل کو اچھالے جا رہے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے؛ بلکہ ماضی میں بھی اس طرح کی سازشیں مخالفین کی جانب سے رچی جاتی رہی ہیں۔ تاریخ میں اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں۔

۱۔ نبی ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کے دور خلافت میں فرضیت زکاۃ کے خلاف پروپیگنڈہ۔

۲۔ حضرت علیؓ کے زمانہ میں شیعہ اور خوارج کی تقسیم۔

۳۔ امام احمد بن حنبلؒ کے دور میں خلق قرآن کا پروپیگنڈہ۔

جس طرح فرضیت زکاۃ کا انکار کرنا شریعت کا انکار کرنا تھا، مسلمانوں میں تقسیم وتفریق عمارتِ امت کا انہدام تھا اور قرآن کو مخلوق کہنا شریعت میں مداخلت تھی۔ اسی طرح طلاق ثلاثہ کے متعلق یہ کہنا بھی کہ یہ تو ''عورتوں پر ظلم ہے'' شریعت میں سراسر مداخلت ہے۔

جس طرح ہمارے اکابرین نے شریعت میں کسی کی کسی طرح کی مداخلت کو یہ کہہ کر " **أ ینقص الدین و أنا حیی** ". برداشت نہیں کیا تھا۔ اسی طرح ہمیں آج اپنی جان و مال کی قربانی دے کر مخالفین کی ڈٹ کر مدافعت کرنا ہوگی۔ جس طرح شریعت پر عمل کرنا ہم پر فرض ہے۔ اسی طرح اگر کوئی قانون الہی میں مداخلت کی کوشش کرے تو ان کا مقابلہ کرنا اور شریعت کی تحفظ دینا ہمارے اوپر فرض ہے۔

احساس ذمہ داری:

قرآن واحادیث میں مسلمانوں کو شریعت کے تحفظ کی ذمہ داری عطا کیا ہے اور اس پر سخت تاکید بھی کیا ہے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے۔

''**واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا**''... ()

کیا ہمیں معلوم ہے کہ اللہ کی رسی کیا ہے؟۔ اللہ کی رسی کا مطلب ہے اللہ کی شریعت اور اس کی کتاب۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" **ان اللہ فرض فرائض فلا یضیعوھا، و حرم حرمات فلا تنتھکوھا وحد حدودا فلا تعتدوھا** ۔(مسلم)

اللہ تعالی نے جو فرائض عائد کیے ہیں ان کو ضائع مت کرو، جو چیزیں حرام ٹھہرائی ہیں ان تک مت جاؤ اور جو حدود قائم کی ہیں تم ان سے تجاوز مت کرو۔

ہماری ذمہ داریاں (قابل عمل افعال):

۱) عام مسلمانوں کو عائلی، ازدواجی، سماجی، اقتصادی اور معاشرتی معاملے میں شرعی معلومات فراہم کرنے کیلئے محلّہ اور شہر کے مساجد میں خطبے اور دیگر مواقع پر شریعت کے بارے میں بیداری مہم کا انتظام کرنا۔ بالخصوص ''نیوجنریشن پیکیج'' کو ہر جگہ عام کرنا۔

۲) مسلمانوں کے اندر تحفظ شریعت کا شعور پیدا کرنا اور اپنے ہر ایک معاملے میں شریعت کی طرف رجوع کرنے کے لیے اصلاحی کاموں میں تیزی لانا۔ نیز اسلام پر جینے اور مرنے کا جذبہ پیدا کرنا۔

۳) آل انڈیا امامس کونسل اور آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ماتحت چلنے والے دارالقضاء کے ذریعہ ذیل کے کاموں کو بخوبی انجام دیئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ محلّہ کے عام مسلمانوں اور مسلم بچوں کو دینی تعلیم اور تربیت سے آراستہ کرنے کا معقول انتظام کرنا۔

۲۔ میڈیا کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف پھیلائے جانے والے پروپیگنڈوں اور سازشوں کے بارے میں حقیقی جانکاری وواقفیت فراہم کرنا۔

۳۔ میڈیا والوں کو شریعت اسلامیہ کے بارے میں صحیح جانکاری فراہم کرنا۔

۴۔ مسلم وکلاء کو شریعت کے بارے میں واقفیت کرنا اور ان کے ذریعہ اسلامی قانون اور احکام کو عدالتوں تک پہنچانا۔

۵۔ مسلم سیاسی وسماجی لیڈران کو شریعت کے بارے میں واقفیت کرنا۔ تاکہ وہ ہر جگہ قرآن وسنت اور اسلامی شریعت ہی کی ترجمانی کریں۔

سودمند نتیجہ آئے گا:

یہ کام ہم کو بہت ہی دلجمعی، دلچسپی اور استقامت واستقلال کے ساتھ کرنا پڑے گا۔ ہمارے اعمال میں جس قدر لگن اور اخلاص ہوگا، اللہ تعالی اتنی جلد اور بہتر نتیجہ بھی ہمیں ضرور عطا فرمائے گا۔ ہمیں حالات سے متاثر ہونے یا ظالم طاقتوں سے خوف کھانے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالی نے ''رحمت سے مایوسی'' کو کفر قرار دیا ہے، اسی طرح غیر اللہ سے ڈرنے کو بھی اسلامی عقیدہ کے خلاف بتایا ہے۔

ہمیشہ قلیل تعداد میں اور بے سروسامانی کی حالت میں رہنے والے مسلمانوں کے بارے میں اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ جب بھی دین کے دشمن مسلمانوں کے خلاف سازش اور طاقت کا استعمال کثیر تعداد میں کرتے ہیں تو ایمان والوں کے ایمان میں اور زیادہ قوت اور مضبوطی پیدا ہوجاتی ہے اور وہ بڑی خوداعتمادی کے ساتھ اعلان کرتے ہیں ''حسبنا اللہ و نعم الوکیل''. ہمارا کارساز اور ہمارے لیے کافی صرف اللہ ہے۔

اختتامیہ :

اللہ تعالی کی جانب سے عطا کردہ انسانی نظام حیاۃ کا نام ہے ''شریعت''۔ انسان کے لیے کونسی چیز لائق اور مفید ہے اور کونسی غیر مناسب اور نقصان دہ ہے؟ اس کا مکمل علم صرف اللہ تعالی کو ہی ہے۔ اس لئے انہوں نے شریعت نازل کر کے انسان کے حق میں مفید چیزوں کو عمل میں لانے اور نقصان دہ چیزوں سے باز رہنے کا حکم صادر فرمایا؛ تاکہ انسان اس پر عمل پیرا ہو کر دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل کرے۔

لہٰذا ہم سب کی یہی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم خود شریعت پر کما حقہ عمل کر کے دارین میں کامیابی حاصل کریں اور قیامت تک کے انسانوں کی کامیابی کے لیے اس شریعت کو کما حقہ باقی رکھیں۔ جو ساری ناپاک طاقتیں شریعت میں کسی طرح کی مداخلت کرنا چاہتی ہیں ان کا دفاع کرنا بھی ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔ اللہ تعالی ہم سب کو شریعت پر عمل کرنے اور اس کے تحفظ کے لیے طاقت اور توفیق جمیل عطا فرمائے۔ آمین

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين